# جھوٹ سچ

PDFBOOKSFREE.PK

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی واصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

## تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

# چلو سک ملو سک

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/9 روپے

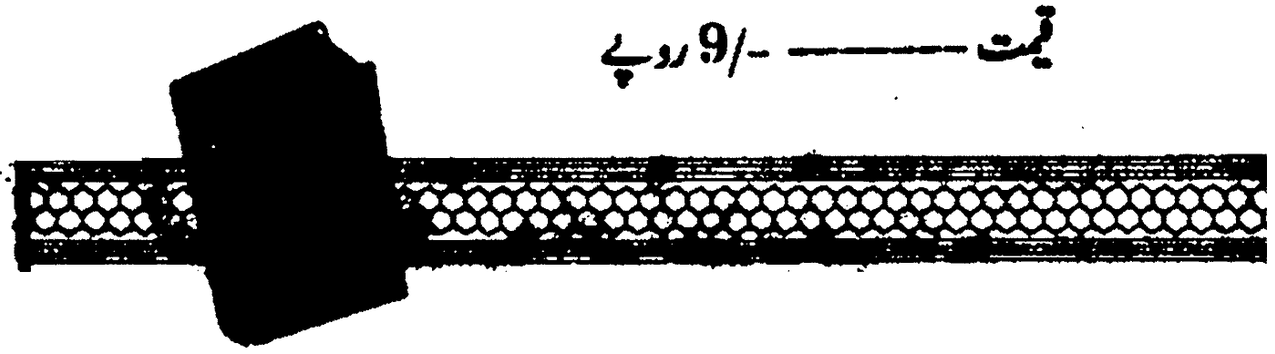

دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی کے بیشمار سائنسدان اپنی جانیں بچا کر دوسرے ملکوں میں بھاگ گئے جرمنی کا ایک عظیم ترین سائنسدان یوشاکا جنگ ختم ہونے کے بعد افریقہ فرار ہوگیا اور وہاں اس نے ہیروں کی تجارت شروع کر دی۔ چونکہ وہ ایسے مصنوعی ہیرے تیار کر لیتا تھا کہ اصلی سے بھی زیادہ قیمتی نکلتے تھے اس لئے اس نے ان ہیروں کو اپنے نمائندوں کے ذریعے بیچ کر بے شمار دولت کمالی۔ خاصی دولت کمانے کے بعد اس نے براعظم افریقہ کی ایک چھوٹی سی گمنام بستی میں زیرزمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ایک بہت بڑی سائنسی لیبارٹری قائم کرلی یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ طور پر قائم کی گئی تھی اور کسی کو بھی اسکا پتہ نہیں تھا. چونکہ یوشاکا کا اپنا ذاتی بحری جہاز تھا. اس لئے وہ پوری دنیا سے جدید ترین مشینیں خرید کر اس جہاز کے ذریعے لیبارٹری میں پہنچا دیتا تھا جب اس کی لیبارٹری مکمل ہوگئی تو اس نے ہیروں کی تجارت اپنی بیوی کے سپرد کی اور خود چوبیس گھنٹے لیبارٹری میں کام کرنے لگا اس پر ایک ایسا خلائی جہاز تیار کرنے کی دھن سوار تھی جس میں کسی قسم کا ایندھن نہ ڈالنا پڑے. بلکہ وہ بالکل آٹومیٹک طریقے سے کام کرے اس جہاز کی رفتار اتنی تیز ہو کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو دنوں میں زمین سے چاند پر پہنچ جائے اور اسے بالکل اسی طرح اڑایا اور اتارا جا سکے جیسے ہیلی کاپٹر اڑتا اور چڑھتا ہے بیس سال کی مسلسل محنت کے بعد آخرکار وہ اس قسم کا خلائی جہاز تیار کرنے میں کامیاب ہوگیا. اس کا ارادہ تھا کہ اس جہاز پر سوار ہوکر وہ کائنات



کے ان دیکھے سیاروں اور کہکشاؤں کی سیر کریگا اور وہاں پہنچ جائے گا جہاں جانے کا انسانی ذہن تصور تک نہیں کرسکتا. اور جب وہ واپس آئیگا اور اپنے حالات دنیا والوں کو بتلائیگا تو پوری دنیا کا عظیم ترین انسان بن جائیگا.

سائنسدان یوشاکا کے دو بیٹے تھے. بڑے کا نام چلوسک اور چھوٹے کا نام ملوسک تھا. چلوسک پندرہ سولہ سال کا تھا جبکہ ملوسک کی عمر بارہ سال تھی. دونوں بھائی بےحد ذہین تھے ان کے باپ نے انہیں بچپن سے ہی سائنس کی تعلیم دی تھی اور اب وہ خود چھوٹے موٹے سائنسدان بن چکے تھے اور ہر چیز کو اچھی طرح سمجھتے تھے مگر چونکہ دونوں ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ بےحد شرارتی بھی تھے اسلئے ان کا باپ انہیں لیبارٹری میں اکیلا نہیں جانے دیتا تھا. ان دونوں کو معلوم تھا کہ انکا باپ ایک ایسا خلائی جہاز تیار کر رہا ہے جس پر وہ آسمانوں پر اڑ جائے گا اور ان دیکھے سیاروں اور دنیاؤں کی سیر کریگا وہ اس ایجاد پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بے حد خوش تھے کیونکہ انکے باپ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں بھی جہاز میں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ چنانچہ وہ دونوں بڑی شدت سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے جب ان کا باپ جہاز کے مکمل ہو جانے کا اعلان کرے۔ گو یوشاکا نے جہاز تو تیار کر لیا تھا مگر اب وہ اس میں ایسا جدید ترین حفاظتی نظام فٹ کر رہا تھا کہ انجانی دنیاؤں میں پیش آنے والے ہر خطرے کا بآسانی مقابلہ کیا جا سکے۔

پھر ایک دن جب وہ جنگلی ہرن کا شکار کر کے گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنے باپ کو لیبارٹری سے باہر اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا ان کے باپ کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے بے پناہ آثار تھے۔

"کیا بات ہے ابا جان آج آپ بے حد خوش نظر آ رہے ہیں۔" چلوسک نے ہرن ایک طرف ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ابا جان آج آپ واقعی بے حد خوش نظر



آ رہے ہیں" ہمیں تو بتائیں کیا بات ہے۔" لوسک نے بھاگ کر باپ کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"لوسک ایک طرف ہٹو تمہارے کپڑوں پر ہرن کا خون لگا ہوا ہے جاؤ پہلے کپڑے بدل کر آؤ" ان کی ماں نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو آج میں بے حد خوش ہوں۔ آج میری محنت ٹھکانے لگ گئی ہے اور میں نے ایسا جہاز تیار کر لیا ہے کہ ہم پوری کائنات کی بآسانی سیر کر سکتے ہیں۔" یوشاکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سچ ابا جان آہا پھر تو مزہ آ گیا۔ ابا جان کب چلیں گے سیر پر" لوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نہیں جاؤ گے بیٹے پہلے میں خود ایک چکر لگا کر اس جہاز کو ٹیسٹ کروں گا۔ اگر یہ بالکل درست ہوا تو پھر تم سب کو لے جاؤں گا" اس کے باپ نے لوسک کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور لوسک نے چور نظروں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اپنے بھائی چلوسک کو دیکھا چلوسک نے اسے آنکھ مار دی اور ملوسک اس کی بات سمجھ گیا چونکہ ملوسک چھوٹا تھا اس لئے اسکا باپ اس سے بےحد محبت کرتا تھا اور اس کی ہر ضد پوری کر دیا کرتا تھا۔

"ابا جان اگر آپ ہمیں نہیں لے جاتے تو ہمیں جہاز تو دکھلا دیں تاکہ ہم دیکھیں تو سہی کہ آپ نے کیسا جہاز بنایا ہے۔" ملوسک نے لاڈ کرتے ہوئے کہا۔

ہوں یہ البتہ ہو سکتا ہے آؤ میں تم دونوں کو جہاز دکھلاؤں تم چونکہ سائنس کو اچھی طرح سمجھتے ہو۔ اس لئے سمجھ بھی آجائے گی۔ اور تمہاری معلومات میں بھی اضافہ ہوگا" یوشاکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ چنانچہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں آگیا۔ لیبارٹری کے عین درمیان میں ایک فولادی پلیٹ فارم پر وہ خلائی جہاز کھڑا تھا خلائی جہاز شکل و صورت سے ایک بڑا سا کیپسول نظر آتا تھا اسکا رنگ بےحد چمکدار تھا اور عجیب و غریب بات یہ تھی کہ اس



جہاز کے باہر ایک انچ تک لگا ہوا نہیں تھا ابا جان اس کے باہر تو بالکل تار تک نہیں لگی ہوئی۔ حتیٰ کہ راڈار تک کی تار نہیں ہے۔" چلوسک نے سوال کیا۔

بیٹے یہ جہاز انتہائی رفتار سے چلے گا اس لئے اس کے باہر کوئی چیز نہیں لگائی گئی ورنہ اس کا اثر رفتار پر پڑتا۔ اسکا تمام نظام اس کے اندر موجود ہے" یوشاکا نے جواب دیا۔

"ابا جان اس کی انتہائی رفتار کتنی ہے" ملوسک نے پوچھا۔

بیٹے بس یوں سمجھ لو کہ روشنی کی رفتار سے دس گنا زیادہ رفتار سے یہ جہاز چلے گا روشنی کی رفتار تو تم جانتے ہی ہو۔ ایک لاکھ پینتیس ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ چنانچہ یہ جہاز تیرہ لاکھ پچاس ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلے گا" یوشاکا نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

مگر ابا جان اتنی انتہائی رفتار سے چلنے پر اسکے اندر آپ پر اثر نہیں پڑیگا" چلوسک نے پوچھا۔

نہیں بیٹے میں نے اس کا اندرونی انتظام ایسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیا ہے کہ انتہائی رفتار کا قطعاً اثر نہیں پڑیگا اور اندر بیٹھنے والے کو یوں محسوس ہوگا۔ جیسے وہ کسی عام جہاز میں سفر کر رہا ہو۔ نہ ہی اسے اندر مخصوص لباس پہننا پڑیگا اور نہ ہی اس پر بےوزنی کی کیفیت طاری ہو گی" یوشاکا نے جہاز کے گرد گھومتے ہوئے کہا۔

"اباجان آپ نے خوراک کا کیا بندوبست کیا ہے" چلوسک نے پوچھا۔

"بیٹے میں نے ایک ایسی گولی ایجاد کی ہے جسے کھانے کے بعد ایک انسان بیس سال تک خوراک کی طلب سے بےنیاز ہو جائیگا۔ بیس سال تک نہ اسے خوراک کی ضرورت پڑے گی نہ ہی اس کی طاقت کم ہوگی۔ اور نہ اسکی صحت خراب ہوگی اور ایسی گولیوں کا ایک پیکٹ جہاز میں موجود ہے جس میں سو گولیاں ہیں ایک اور بات یہ بھی ہے کہ اس گولی میں ایسی قوت موجود ہے کہ انسان کسی بھی سیارے میں پہنچ جائے وہاں چاہے کیسی بھی آب وہوا ہو اسکا اثر گولی کھانے والے پر نہیں ہوتا۔ یوشاکا نے انہیں تبلایا۔ پھر



اس نے جہاز کے گرد ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ پھیرا۔ جہاز میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں تینوں اسکے اندر چلے گئے پھر یوشاکا نے تفصیل کے ساتھ تمام باتیں۔ تبلانا شروع کر دیں۔ اس نے ہر چیز کی تفصیل تبلائی۔

"مگر اباجان یہ جہاز اسٹارٹ کیسے ہوتا ہے" چلوسک نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے بس یہی بات نہیں بتلاؤنگا" یوشاکا نے صاف جواب دے دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بیٹے شرارتی ہیں اگر انہوں نے ایکبار بھی غلطی سے وہ بٹن دبا دیا تو پھر ان کی واپسی ناممکن ہو جائے گی۔

تمام جہاز کے متعلق بتلانے اور سمجھانے کے بعد وہ واپس چلے آئے اور پھر لیبارٹری سے باہر آگئے۔ شام پڑ چکی تھی۔ اس لئے کھانا کھانے کے بعد وہ سب لیٹ گئے انکا باپ چونکہ کام کرکے بےحد تھکا ہوا تھا اس لئے جلدہی اسے نیند آگئی ان کی والدہ کو چونکہ بےخوابی کا مرض تھا اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے وہ نیند کی گولیاں کھاتی تھی آج بھی یہی ہوا۔ اس نے نیند کی گولیاں کھائیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سوگئی۔ مگر ادھر چلوسک ملوسک دونوں کو نیند نہیں آرہی تھی وہ دونوں لحافوں سے سر نکالے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے انہوں نے علیحدگی میں ایک پروگرام تیار کر لیا تھا اور اب وہ اس پروگرام پر عمل کرنے کے لئے بے چین تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ماں باپ دونوں گہری نیند سوچکے ہیں تو سب سے پہلے چلوسک اٹھا اور بڑی آہستگی سے لحاف سے باہر نکل آیا۔ ملوسک بھی اٹھ آیا اور دونوں خاموشی سے لیبارٹری کے خفیہ دروازے سے لیبارٹری کے اندر داخل ہوگئے۔

"یار چلوسک کہیں ابّاجان کی آنکھ نہ کھل جائے" ملوسک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"نہیں وہ بے حد گہری نیند سوئے ہوئے ہیں انہیں کیا پتہ چلے گا۔ جہاز کی رفتار انتہائی تیز ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ صبح تک ہم کم سے کم چاند کی سیر کرکے واپس لوٹ آئیں گے۔"



چلوسک نے اسکی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات ہے ابّاجان تو پتہ نہیں کب تک سو ئیں کم سے کم ہم ایک سیارے تک تو ہو آئیں" ملوسک نے کہا۔ اور پھر دونوں جہاز کی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہوگئے۔

"مگر اس کے اسٹارٹ کرنے والے بٹن کا تو ابّاجان نے بتلایا ہی نہیں" ملوسک نے تشویش سے پُر لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے ایک بٹن ایسا رہ گیا ہے جس کے متعلق ابّاجان نے نہیں بتلایا۔ ظاہر ہے وہی اسٹارٹ کرنے والا بٹن ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اس سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور بیلٹ کس لو" چلوسک نے اسے ساتھ والی سیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنی کمر کے گرد بیلٹ کسنے لگا۔ بیلٹ کسنے کے بعد اس نے سامنے لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا تو ایک پیٹ ہیڈ کشن ہوگئی۔ اس میں لیبارٹری کا منظر نظر آنے لگا اور چھت میں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ایک پلیٹ آہستگی سے ہٹ گئی وہاں اتنا سوراخ ہو گیا جس میں سے وہ جہاز باہر نکل سکے

"ہوشیار اب میں جہاز کو، شٹرٹ کرنے لگا ہوں" چلوسک نے کہا اور ملوسک چوکنا ہوکر بیٹھ گیا۔ پھر چلوسک نے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو زور سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی پوری مشینری میں زندگی کی لہر دوڑ گئی چھوٹے چھوٹے بلب جلنے بجھنے لگے۔ کئی سکرینیں روشن ہو گئیں۔ ایک سکرین پر آسمان صاف نظر آرہا تھا۔ ایک سرخ رنگ کا تیر اس پلیٹ پر موجود تھا چلوسک نے جب ایک ڈائل گھمایا تو تیر حرکت کرنے لگا۔ چلوسک ڈائل گھماتا گیا جب تیر چاند پر پہنچا تو اس نے ڈائل گھمانا بند کردیا اور پھر اس نے سرخ رنگ کے قریب موجود سبز رنگ کا بٹن دبا دیا بٹن دبتے ہی انہیں ایک جھٹکا سا لگا۔ اور دوسرے لمحے بڑی سکرین پر منظر تیزی سے بدلنے لگے۔ رفتار بتانے والی سوئی تیزی سے رُبع رُبع



میں دنیا کو چھوڑ کر خلا میں پہنچ گئے ہیں اور ان کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چاند کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"آہا ہا، کتنا دلچسپ منظر ہے مزہ آگیا واہ ابا جان کتنا اچھا جہاز بنایا ہے" ملوسک نے خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھو اتنی تیز رفتاری کے باوجود بھی محسوس نہیں ہو رہا کہ ہم سفر کر رہے ہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم اطمینان سے بیٹھے ہیں" چلوسک نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اب وہ بڑے اطمینان سے بیٹھے اردگرد کا نظارہ کر رہے تھے اور جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چاند کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یہ ایک عجیب و غریب سا کمرہ تھا۔ اس کی دیواروں کا رنگ گہرا زرد تھا۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زرد رنگ کے بلبلوں سے بنی ہوئی ہوں۔ اس میں بلبلوں کی بنی ہوئی بے ڈھنگی سی مشینیں موجود تھیں اور ان مشینوں کے قریب ایک بڑا سا چھپکلی نما انسان کھڑا تھا اس کی باقاعدہ دم تھی منہ انسانوں کا سا تھا۔ جسم پر بلبلوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ بس یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے بڑی سی چھپکلی کھڑی ہو۔ بلبلے والی مشین پر ایک بہت بڑا سا بلبلا تھا۔ جس



لیپسول نما جہاز صاف نظر آرہا تھا جو انتہائی تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چھپکلی نما انسان بڑے غور سے اس جہاز کو دیکھ رہا تھا اس کے مکروہ سے چہرے پر حیرت اور تعجب کے آثار نمایاں تھے پھر اس نے اپنا پنجہ آگے بڑھایا جس میں دس انگلیاں تھیں اور اس نے ایک بلبلے کو انگلی سے ٹھوکر ماری ٹھوکر لگتے ہی وہ بلبلا پھٹ گیا اور اس میں سے آواز نکلنے لگی۔ چوں، چرا، چاں، چوں، چرا، چاں، چاں، چوں بار بار یہی الفاظ دہرائے جا رہے تھے چھپکلی نما انسان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور پنجوں پر چلتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔ یہ ایک پورا شہر تھا۔ جس کے اوپر آسمان پر سرخ رنگ کی گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ شہر میں عام عمارتیں بلبلوں سے بنی ہوئی تھیں سڑکیں بھی عمارتیں بھی، سب ایسا لگتا تھا۔ جیسے یہ بلبلوں کا ملک ہو۔ اس میں بے شمار چھپکلی نما انسان چل پھر رہے تھے ان سب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بھی بلبلوں کے بنے ہوئے لباس پہنے ہوئے تھے۔ جیسے ہی یہ چھپکلی نما انسان عمارت سے باہر نکلا اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور ایک بلبلا تیرتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب پہنچ کر بلبلا درمیان سے پھٹ گیا اور وہ چھپکلی نما انسان اندر بیٹھ گیا اور بلبلا آگے بڑھ گیا۔ بلبلے کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلبلا ایک بڑی عمارت میں داخل ہوگیا اور ایک کمرہ میں جاکر رک گیا جہاں ایک چھپکلی نما عورت بلبلوں کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی اس کے سر پر سرخ رنگ کا بلبلا "تاج" کی طرح موجود تھا۔

"کیا بات ہے چوکم" عورت نے اسی چوں چرا چاں کی زبان میں آنے والے سے پوچھا۔

"ملکہ چارم ایک عجیب سی چیز آج میں نے دور کے آسمان میں دیکھی ہے ایسی چیز کہ اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی" چوکم نے اسے بتلایا اسکا لہجہ بےحد مؤدبانہ تھا۔

"ہمیں دکھلاؤ چوکم وہ کیا چیز ہے ملکہ چارم



نے کہا۔

اور چوکم نے ایک طرف بڑھ کر دیوار کے ایک بلبلے کو انگلی سے ٹھوکر ماری۔ ٹھوکر لگتے ہی بلبلا میں سے آسمان نظر آنے لگا۔ جس میں وہ جہاز بھی موجود تھا۔ جس میں چلوسک اور ملوسک موجود تھے۔

"واقعی یہ تو ایک نئی چیز ہے حیرت انگیز تمہارا دماغ کیا کہتا ہے چوکم" ملکہ نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ملکہ چارم میرا دماغ بتلاتا ہے کہ یہ کسی اور دنیا کا جہاز ہے کیونکہ عظیم چارم کی عظیم کتاب میں میں نے پڑھا تھا کہ اس آسمان میں اور بھی حیرت انگیز سیارے موجود ہیں میرے خیال میں یہ ان میں سے کسی سیارے کی کوئی چیز ہے" چوکم نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے تم صحیح کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے عظیم کتاب پڑھی ہے اور اس وقت پورے چارم میں تم جیسا عقل مند کوئی بھی نہیں ہے" ملکہ چارم نے جواب دیا۔ وہ چند لمحے بغور جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کو دیکھتی رہی پھر اس نے چوکم سے مخاطب ہو کر کہا۔

ایسا نہیں ہوسکتا چوکم کہ ہم جہاز کو چارم میں لے آئیں اور دیکھیں کہ یہ کیا چیز ہے" ملکہ چارم نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوسکتا ملکہ آپ حکم کریں میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں" چوکم نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے اسے یہاں لے آؤ" ملکہ نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر ملکہ چارم میں اپنے کمرے میں جاکر اسکا بندوبست کرتا ہوں" چوکم نے کہا اور پھر وہ واپس چلدیا اور اسی طرح بلبلے میں بیٹھ کر سفر کرتا ہوا واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ بے ڈھنگی سی مشین موجود تھی اس نے مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بلبلوں کو انگلیوں سے ٹھوکریں مارنی شروع کردیں۔



چلوسک ملوسک بڑے اطمینان سے جہاز میں بیٹھے اردگرد کے نظارے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اچانک ان کے جہاز کو ایک جھٹکا سا لگا اور دوسرے لمحے ان کے جہاز کا رنگ بدل گیا چلوسک نے دیکھا کہ سرخ رنگ کا تیر اب ایک اور چھوٹے سے ستارے پر جما ہوا تھا۔ چلوسک نے ڈائل گھمانے کی کوشش کی مگر ڈائل جام ہو چکا تھا۔

"یہ کیا ہوا چلوسک" ملوسک نے بھی چونک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہمارے جہاز کا رخ ہمیں [illegible]
یہ کسی اور ستارے کی طرف بڑھ رہا ہے"
چلوسک نے پریشان کن لہجے میں جواب دیا۔
"کیا ہوا جانے دو ہم نے سیر کرنی ہے
چاند نہ سہی کسی اور ستارے کی سہی" ملوسک نے
بڑے اطمینان سے جواب دیا۔
"مگر میں سوچ رہا ہوں کہ آخر جہاز کا رخ
خود بخود کیسے بدل گیا" چلوسک نے اسی طرح پریشان
لہجے میں جواب دیا۔
ہو سکتا ہے ہمارا جہاز خود ہی اس ستارے
کی سیر کرنا چاہتا ہو۔
ملوسک نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلوسک بھی
اس کی بات پر ہنس پڑا۔ اس نے گو اپنی
طرف سے جہاز کا رخ بدلنے کی کوشش کی
مگر بے سود۔ جہاز اسی ستارے کی طرف بڑھا چلا
جا رہا تھا۔ اور سکرین پر وہ ستارہ تیزی سے
بڑا ہوتا جا رہا تھا۔
"مجھے بھوک لگ رہی ہے چلوسک مجھے وہ



پتہ نہیں اس ستارے پر کچھ کھانے کو ملے یا
نہیں دونوں ہی گولیاں کھا لیتے ہیں" چلوسک نے
کہا اور پھر اس نے گولیوں والا پیکٹ اٹھایا
اور اسے کھول کر اس میں سے دو زرد
رنگ کی گولیاں نکال کر ایک ملوسک کو دے دی
اور ایک خود کھالی۔ گولی کھاتے ہی انہیں یوں
محسوس ہوا جیسے انہیں بھوک قطعاً لگی ہی نہ ہو
اب وہ اطمینان سے بیٹھے اس ستارے کو دیکھ
رہے تھے جو تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا
آہستہ آہستہ ستارہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب
انہوں نے دیکھا کہ ستارہ سرخ رنگ کے ایک
غلاف میں چھپا ہوا ہے ایسے محسوس ہو رہا تھا
جیسے اس پر ہر طرف سرخ رنگ کی دھند
چھائی ہوئی ہو۔
"عجیب ستارہ ہے یہ بھی سرخ رنگ کا"
چلوسک نے کہا۔
"پتہ نہیں یہاں کوئی انسان بھی رہتا ہے یا
نہیں" ملوسک نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اب اس کی رفتار خود بخود آہستہ ہوگئی تھی دھند کراس کرتے ہی وہ حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ انہیں وہاں عجیب وغریب عمارتیں صاف نظر آنے لگ گئی تھیں۔ زرد رنگ کے ببلوں کی بنی ہوئی عمارتیں اور چھپکلی نما انسان وہ دونوں بڑی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور ان کا جہاز اس سلسلے پر آہستہ آہستہ گھومتا ہوا آخر ایک بڑی سی عمارت کی چھت پر اتر گیا۔ چلوسک نے بٹن دبا کر جہاز کی مشینری بند کر دی۔

"آؤ اب باہر چلیں" چلوسک نے کہا۔

"مگر معلوم نہیں باہر کی آب وہوا کیسی ہو" ملوسک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے ہم نے گولیاں کھا رکھی ہیں اور ابا جان نے بتلایا تھا کہ گولی کھانے والے پر کسی قسم کی آب وہوا کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ چلوسک نے جواب دیا۔

ارے ہاں مجھے بھی یاد آگیا" ملوسک نے کہا اور پھر وہ اپنی کمر کے گرد کسی ہوئی بیلٹ



"ارے دیکھو چھپکلی نما انسان" چلوسک نے اچانک چونک کر کہا۔ اور ملوسک بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جہاز کے گرد دو بڑی بڑی چھپکلیوں جیسے انسان موجود تھے ان کے جسموں پر زرد رنگ کے ببلوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ ان میں سے ایک عورت تھی اور ایک مرد، عورت کے سر پر ایک سرخ رنگ کے بنے ہوئے ببلے کا بنا ہوا تاج تھا۔

"یہ ضرور یہاں کی ملکہ ہے ویسے ہوسکتا ہے یہ خطرناک ہوں ہم ابا جان کے بنائے ہوئے پستول لے لیں" چلوسک نے کہا اور پھر انہوں نے ایک طرف رکھے ہوئے پنسل نما پستول اٹھا کر اپنے پاس رکھ لئے۔ چلوسک نے ایک بٹن دبایا تو جہاز میں کھڑکی کھل گئی اور وہ دونوں باہر نکل آئے انہیں باہر آتا دیکھ کر چھپکلی نما انسان حیرت سے اچھل پڑے اور عجیب عجیب نظروں سے انہیں دیکھنے لگے۔ باہر نکل کر چلوسک نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ ان کی طرف بڑھنے لگے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"اسلام علیکم میرا نام چلوسک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک ہے" اس نے آگے بڑھ کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ انہیں آگے بڑھتا دیکھ کر وہ دونوں ایکبار تو پیچھے ہٹ گئے مگر پھر مرد نے جو چوکم تھا رک کر کچھ کہا مگر ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چھپکلی چوں چراں چاں چوں کر رہی ہو۔

"ہمیں تمہاری زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ چھپکلی نما انسانوں" چلوسک نے کہا۔

اور شاید اس بات کا احساس چوکم کو بھی ہوگیا مگر چونکہ اس نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی تھی اس لئے اس نے آگے بڑھ کر اپنی انگلی چلوسک کے کان پر پھیری اور پھر اسی طرح اس نے ملوسک کے کان پر بھی انگلی پھیری

اب کیا میری بات تمہاری سمجھ میں آرہی ہے حیرت انگیز مخلوق چوکم بولا اور وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ انہوں نے چوکم کی بات بخوبی سمجھ لی تھی۔

ہاں اب ہمیں سمجھ آرہی ہے تم کون ہو۔



اور یہ کونسی دنیا ہے۔" چلوسک نے پوچھا۔

اور تم چھپکلیوں جیسے کیوں ہو۔ کیا تم واقعی چھپکلی ہو" ملوسک نے پوچھا۔

چھپکلی وہ کیا ہوتی ہے۔ میرا نام چوکم ہے اور اس کا نام چارم ہے یہ اس چارم کی ملکہ ہے ہیں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی ہے چوکم نے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"چارم چلوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہم نے تو کبھی یہ نام نہیں سنا۔

"تم کون ہو اور کونسی دنیا سے تعلق رکھتے ہو" چوکم نے پوچھا۔

میرا نام چلوسک ہے یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک ہے اور ہم کرۂ ارض سے تعلق رکھتے ہیں یہ ہمارا جہاز ہے جو ہمارے ابا جان نے بنایا ہے ہم اس پر سیر کرنے نکلے تھے کہ جہاز خود بخود یہاں پہنچ گیا" چلوسک نے انہیں اپنے متعلق تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"کرۂ ارض یہ کوئی نیا ستارہ ہے ہمیں اسکے متعلق معلوم نہیں تھا" چوکم نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"کیا تم دونوں میاں بیوی ہو" اچانک ملوسک نے سوال کیا۔

"میاں بیوی وہ کیا ہوتا ہے" چوکم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ کیا تم دونوں نے شادی کر رکھی ہے" چلوسک نے انہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہمیں نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو" چوکم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو یار ملوسک ہمیں کیا یہ میاں بیوی ہیں یا نہیں" چلوسک نے ملوسک کو کہا۔

"ان دونوں کو نیچے لے آؤ ہم ان سے باتیں کریں گے" ملکہ چارم پہلی بار بولی اور پھر چوکم نے ان دونوں کو نیچے چلنے کو کہا اور وہ سب ایک بلبلے میں بیٹھ کر عمارت کے اندر آ گئے۔

چلوسک ملوسک دونوں حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے دیواریں بلبلوں کی بنی ہوئیں بلبلوں کے لباس، بلبلوں کی کرسیاں، بلبلوں



کے ذریعے سفر، عجیب و غریب دنیا تھی۔ پھر ایک بڑے کمرے میں آ کر وہ سب بیٹھ گئے۔

"ہمیں اپنی دنیا کے متعلق تفصیل سے بتاؤ" ملکہ چارم نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا اور چلوسک انہیں بتلانے لگا کہ دنیا میں کیسے سمندر ہیں اور دریا ہیں، پہاڑ ہیں، باغ ہیں، عمارتیں ہیں سڑکیں ہیں کاریں، موٹریں، بسیں، ریل گاڑیاں ہیں چلوسک نے انہیں تفصیل سے بتلایا اور وہ دونوں انتہائی حیرت سے سب کچھ سنتے رہے وہ بار بار سوال کرتے اور چلوسک انہیں اشارے کر کر کے سب کچھ بتلاتا جب وہ سب کچھ بتلا چکا تو ملکہ چارم نے کہا۔

"ہائے کتنی خوبصورت اور دلچسپ دنیا ہوگی کاش میں وہاں جا سکتی"

"ملکہ چارم آپ کی نسل بھی وہاں موجود ہے اور ہم انہیں چھپکلیاں کہتے ہیں۔ وہ پروانے کھاتی ہیں۔ اور دیواروں سے چمٹی رہتی ہیں" ملوسک نے اسے بتلایا۔

اچھا کمال ہے کیا وہ بھی ہماری طرح باتیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کرتی ہیں" ملکہ نے حیران ہوکر پوچھا۔
"نہیں وہ باتیں نہیں کرتیں۔ ملوسک نے کہا۔
"ملکہ ہمیں اپنی دنیا کی سیر کرائیے ہم یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہیں" چلوسک اچانک بول پڑا۔
"ہاں کیوں نہیں چوکم بڑے بلبلے کو بلاؤ ہم سب مل کر سیر کریں گے" ملکہ نے چوکم سے کہا اور چوکم نے ادب سے سر جھکایا اور پھر اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک بڑا بلبلہ تیرتا ہوا ان کے قریب آگیا۔ چوکم نے اپنی پتلی انگلی سے اس پر ٹھوکر ماری۔ بلبلہ درمیان میں سے پھٹ گیا اور پھر وہ چوکم کے کہنے پر وہ سب اس بڑے سے بلبلے میں بیٹھ گئے اور بلبلہ تیرتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔
یہ واقعی عجیب وغریب دنیا تھی ہر چیز بلبلوں کی بنی ہوئی تھی کافی دیر تک سیر کرنے کے بعد وہ واپس آئے۔ اب چلوسک ملوسک دونوں تھک گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے سونے کا ارادہ کیا چنانچہ انہیں بلبلوں کے بستر پر پہنچا دیا گیا۔ اور چوکم اور ملکہ چلی گئی وہ دونوں لیٹ گئے



"یار چلوسک واقعی عجیب وغریب دنیا ہے بالکل نئی جب ہم ابا جان کو بتلائیں گے تو وہ کتنے حیران ہوں گے" ملوسک نے کہا۔
"ہاں مگر اب ہم نے یہ دنیا دیکھ لی ہے میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیئے کیونکہ ہم نے صبح سے پہلے پہلے واپس بھی جانا ہے" چلوسک نے کہا۔
"مگر کچھ دیر آرام کرلیں پھر چھت پر جا کر جہاز پر بیٹھ جائیں گے اور چلے جائیں گے" چلوسک نے بڑے اطمینان سے جواب دیا اور ملوسک کو بھی اطمینان ہو گیا اور وہ دونوں آرام سے سو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ملکہ چارم اور چوکم ایک کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"چوکم ان انسانوں کی دنیا کتنی عجیب ہوگی ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ ہم وہ دنیا دیکھ سکیں۔" ملکہ چارم نے کہا۔

"ہاں میرا اپنا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ دنیا دیکھوں" چوکم نے جواب دیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے ارضی انسانوں کا یہ جہاز موجود ہے یہ اگر ان کے ستارے سے ہمارے ستارے تک آسکتا ہے تو ہمارے ستارے سے ان



کے ستارے تک بھی پہنچ سکتا ہے" ملکہ چارم نے تجویز پیش کی۔

"ملکہ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا ہم چلوسک اور ملوسک کو ساتھ لے کر کرۂ ارض کی سیر پر چلیں گے" چارم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تعظیماً جھکتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ ان سے بات کرو میں زیادہ دیر انتظار نہیں کرسکتی" ملکہ چارم نے حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں دراصل نئی دنیا دیکھنے کا شوق بے حد بڑھ گیا تھا۔

چنانچہ چوکم ملکہ کے حکم پر چلوسک ملوسک کے پاس پہنچ گیا جو ابھی ابھی سو کر اٹھے تھے اور اب واپس جانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔

"چلوسک ملوسک میں اور ملکہ چارم تمہارے ستارے کی سیر کرنا چاہتے ہیں تم اٹھو اور ہمیں اپنے جہاز میں ساتھ لے کر اپنے ستارے کی طرف چل دو" چوکم نے جاتے ساتھ ہی انہیں ملکہ کا حکم سنایا۔ چوکم کی بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ پھر چلوسک نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



مگر چوکم اس جہاز میں تو اتنی جگہ ہی نہیں
کہ ہم سب اس میں جا سکیں۔"

"اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر اس جہاز کی
تمام باتیں مجھے بتلادو۔ میں اور ملکہ اس پر
تمہارے کرہ کی سیر کر آتے ہیں۔ جب تک
ہم واپس نہ آئیں تم یہیں رہو۔ ہم جب واپس
آ جائیں تو تم چلے جانا" چوکم نے تجویز پیش
کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم جہاز تمہارے حوالے
نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے
ابھی واپس جانا ہے ہمارا والد ہمارا انتظار کر رہا
ہو گا۔" چلوسک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

چلوسک کا جواب سن کر چارم کے انسانی چہرے
پر شدید غصے کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے
گرجدار لہجے میں کہا۔

"سنو ارضی انسانوں، میں چارم کا عظیم چوکم ہوں
میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی ہے
اس لئے میں جو کچھ کہتا ہوں اسے کوئی نہیں



ٹھکرا سکتا۔ حتیٰ کہ ملکہ چارم بھی، یہاں میری حکومت
ہے میری اجازت کے بغیر یہاں ایک بلبلہ بھی
نہیں پھٹ سکتا۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا
ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسکی تعمیل کرو"

"سنو چوکم تم چاہے جو مرضی آئے کہو۔ ہم
تمہارے حکم کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے
بغیر تم اس جہاز کو استعمال کر سکتے ہو۔ اسلئے
تم ہمیں مہمانوں کی طرح خوشی خوشی رخصت کرو
تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا" چلوسک نے انتہائی
جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آخر اس
کی رگوں میں بھی جرمن خون دوڑ رہا تھا۔

"یہ بات ہے تو پھر تمہیں اس حکم عدولی کی
خوفناک سزا ملے گی۔ تمہیں بلبلوں میں تبدیل کر دیا
جائے گا" چوکم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا
اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ شاید وہ
انہیں سزا دینے کے لئے انتظامات کرنے گیا تھا۔

"چلوسک آؤ یہاں سے بھاگ چلیں ہمارا جہاز اوپر
موجود ہے اس سے پہلے کہ چوکم کوئی حرکت
کرے۔ ہم یہاں سے نکل جائیں" چلوسک نے بھائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کو تجویز پیش کی۔

"ہاں آؤ چلوسک یہی ہمارے لئے بہتر ہو گا۔" ملوسک نے بھی اس کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے سے نکل کر عمارت سے باہر کو جانے لگے کیونکہ انہیں اوپر جانے کے لئے کہیں بھی سیڑھیاں نظر نہیں آئی تھیں انہوں نے سوچا کہ کسی بھی بلبلے میں بیٹھ کر اوپر جہاز تک چلے جائیں گے۔ عمارت سے باہر نکلنے تک انہیں کسی نے بھی نہ روکا اور وہ بڑی آسانی سے عمارت سے باہر نکل آئے فضا میں بہت سے بلبلے تیرتے پھر رہے تھے چلوسک نے ایک بلبلے کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اور پھر ان کے قریب آکر رک گیا بلبلہ درمیان سے پھٹ گیا اور وہ دونوں اچھل کر اس کے اندر بیٹھ گئے۔

"اس عمارت کی چھت پر چلو" چلوسک نے یوں بلبلے سے مخاطب ہو کر کہا جیسے بلبلہ کوئی



جاندار ہو جو اس کی بات سمجھتا ہو۔ بلبلہ تیزی سے اوپر اٹھنے لگا مگر ابھی وہ عمارت کی چھت تک نہیں پہنچا تھا کہ اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کا رخ بدل گیا اب وہ تیزی سے دور ہٹنے لگا۔

"ارے ارے یہ کہاں جا رہے ہو" ملوسک نے بلبلے کا رخ بدلتے دیکھ کر چیخ کر کہا اسی لمحے ان کے کانوں میں چوکم کی آواز سنائی دی۔

"چلوسک۔ ملوسک اب اپنی نافرمانی کی سزا بھگتو یہ بلبلہ اب ہمارے حکم سے تمہیں ایک ایسی جگہ لے جائیگا جہاں تم خود بھی بلبلوں میں تبدیل ہو جاؤ گے۔"

"مگر ہمارا جہاز" چلوسک نے پریشان ہو کر کہا۔

"تم جہاز کی فکر نہ کرو میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہوئی ہے میں جلد ہی جہاز کو اچھی طرح سمجھ لوں گا۔ اب یہ جہاز میرے اور ملکہ چارم کے کام آئے گا۔" چوکم نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں خون کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گھونٹ پی کر رہ گئے انہوں نے بلبلے سے
باہر نکلنے کی بھی کوشش کی مگر ایک تو بلبلہ
خاصی بلندی پر تھا پھر وہ درمیان سے کسی طور
بھی نہ پھٹا اور وہ یوں بلبلے کے اندر قید
ہو کر رہ گئے جیسے وہ کسی مضبوط کمرے میں
قید ہوں۔ بلبلے سے باہر کا نظارہ انہیں صاف
نظر آرہا تھا اب وہ راضی برضا بیٹھے سب کچھ
دیکھ رہے تھے ان دونوں کے چہروں پہ پریشانی
کے آثار نمایاں تھے۔ مگر وہ بے بس تھے۔ کر بھی
کیا سکتے تھے بلبلہ تیزی سے سفر کرتا ہوا آبادی
سے دور ہوتا چلا گیا اب دور دور تک ویرانی
ہی ویرانی تھی۔ زرد رنگ کی ریتلی قسم کی زمین
کے سپاٹ میدان اور پھر انہیں دور سے بلبلے
زمین سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوتے نظر آئے
ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ بلبلے کسی مشین
سے بن کر باہر آرہے ہوں۔ مختلف رنگوں کے
بلبلے تھے بلبلے زمین سے اٹھ کر فضا میں
بلند ہوتے اور پھر تیزی سے آبادی کی طرف
بڑھتے چلے جاتے اور ان کا بلبلہ اسی طرف



جا رہا تھا جدھر سے بلبلے آرہے تھے۔
ابھی بلبلے اٹھنے کی جگہ کافی دور تھی کہ
اچانک ملوسک کو ایک خیال آگیا اس نے پھرتی
سے جیب سے پنسل نما پستول نکال لیا۔
"ارے ارے کیا کر رہے ہو ٹھہرو" چلوسک نے
اسے پستول نکالتے دیکھکر چونک کر کہا۔ مگر ملوسک
نے پستول کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس میں
سے سبز رنگ کی ایک تیز شعاع نکلی اور پھر
ایک دھماکہ سا ہوا اور بلبلہ کسی غبارے کی طرح
پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں قلابازیاں کھاتے ہوئے
نیچے زمین پر جا گرے۔ مگر زمین چونکہ کسی ربڑ
کی طرح نرم تھی اس لئے انہیں قطعاً چوٹ
نہ آئی۔
"بلبلے کی قید سے تو نکلے" ملوسک نے اٹھتے
ہوئے کہا۔
"میرے خیال میں ہم دوبارہ آبادی کی طرف
چلیں کیونکہ ہم نے کسی نہ کسی طرح جہاز پر
قبضہ تو کرنا ہے تب ہی ہم اس خطرناک ستارے
سے باہر نکل سکیں گے" چلوسک نے اٹھ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"مگر آبادی تو یہاں سے بے حد دور ہے۔"
ملوسک نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔
ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں اپنے پیروں کے نیچے سے ایک مدھم سی آواز سنائی دی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی بول رہا ہو۔ انہوں نے زمین سے کان لگا دیے تو انہیں آواز سنائی دی۔
"معلوم نہیں یہ تو کوئی عجیب و غریب مخلوق ہے بالکل نئی اور یہ بلبلے سے کودی ہے۔"
"کون ہے یہاں سامنے آئے ہم دوست ہیں دشمن نہیں" چلوسک نے زور سے چیختے ہوئے کہا چند لمحے تک خاموشی چھائی رہی پھر اچانک زمین ان کے قدموں تلے سے کھسکنی شروع ہوگئی وہ دوڑ کر ایک طرف ہٹ گئے جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں سے زمین پھٹ گئی اور پھر ایک چھپکلی نما انسان نے سر باہر نکالا۔
"تم کون ہو" اس چھپکلی نما انسان نے پوچھا۔
"ہم کرۂ ارض کے انسان ہیں ہمارا نام چلوسک ملوسک



ہے" چلوسک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"کرۂ ارض کے انسان" چھپکلی نما انسان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا پھر اس نے کہا میرے پیچھے آؤ اور چلوسک ملوسک اس کے پیچھے چلتے ہوئے زمین کی اس دراڑ میں گھستے چلے گئے۔ پھر جیسے ہی وہ اندر گئے انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک کافی کھلی جگہ تھی جہاں بلبلوں کی بجائے زرد ریت کی بنی ہوئی چیزیں موجود تھیں وہیں درمیان میں ایک بوڑھا چھپکلی نما انسان بیٹھا ہوا تھا بوڑھا اس لئے کہ اس کے تمام جسم پر جھریاں ہی جھریاں تھیں
"یہ کون ہیں آدام" بوڑھے نے پوچھا۔
"بادشاہ چارم یہ کرۂ ارض کے انسان ہیں" آدام نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"کرۂ ارض کے انسان اوہ، وہی کرہ جسکے متعلق عظیم چارم کی عظیم کتاب میں بھی ذکر موجود ہے" بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں بادشاہ چارم اس لئے میں انہیں ساتھ لے آیا ہوں کہ شاید آپ ان سے بات کرنا چاہیں" آدام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ہاں ہاں کیوں نہیں" بوڑھے نے کہا اور پھر وہ چلوسک ملوسک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"کرۂ ارض کے انسانوں مجھے اپنے متعلق تفصیل سے بتلاؤ"

"چلوسک نے اپنے متعلق جہاز کے متعلق اور پھر ملکہ چارم اور چوکم کے متعلق اور پھر بلبلے میں اپنی قید اور وہاں سے رہائی تک کے تمام حالات تفصیل سے بوڑھے کو بتلا دیے۔

"ہوں تو نافرمان چوکم نے تمہیں سزا دی ہے مگر تم نے اس بلبلے سے نجات حاصل کیسے کی؟" بوڑھے نے کہا۔ اور چلوسک نے اپنے پستول کے متعلق بتلایا۔

"خوب تم کرۂ ارض والے بہت ہوشیار اور ذہین ہو" بوڑھے کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پیدا ہوئے۔

"مگر بادشاہ چارم آپ بھی تو اپنے متعلق بتلائیں کہ آپ یہاں کیوں چھپے ہوئے ہیں" چلوسک نے سوال کیا۔

"ہاں سنو۔ دراصل اس ستارہ چارم کا اصل حکمران



میں ہوں میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ کر یہاں یہ سب چیزیں بنائیں بلبلوں سے کام لیا، عمارتیں بنائیں۔ چارمیوں کو عقل دی انہیں رہنے سہنے کا طریقہ سمجھایا ہمارے ہاں چارم عورت اور چارم مرد اپنی اپنی مرضی سے اکٹھے رہتے ہیں اس طرح چارمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ میں ایک چارم عورت کے ساتھ رہنے لگا۔ جو آج کل چارم کی ملکہ ہے۔ پھر ہم دونوں کی تعداد بڑھی اور یہ آدام آگیا۔

مطلب یہ کہ ملکہ چارم آپ کی بیوی اور آدام آپ کا بیٹا ہے" چلوسک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم بیوی اور بیٹے کی بات تو نہیں جانتے تم اگر ایسا ہی کہتے ہو تو ایسے ہی سہی" بوڑھے نے جواب دیا۔

"ہاں ہمارے ہاں ایسے ہی ہوتا ہے اس لئے ہم ملکہ چارم کو آپ کی بیوی اور آدام کو آپ کا بیٹا کہیں گے تاکہ ہمیں سمجھنے میں آسانی ہو" چلوسک نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ٹھیک ہے تو یوں سمجھ لو جب میرا بیٹا بڑا ہوا تو میرا نائب چوکم جس نے مجھ سے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی تھی۔ میری بیوی سے مل گیا۔ اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ ان دونوں نے مل کر مجھے اور میرے بیٹے آدام کو علیحدہ کر دیا۔ اور عظیم چارم کی عظیم کتاب پر قبضہ کر لیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں انہوں نے یہاں پھینکوا دیا۔ اب ہم دونوں یہاں رہتے ہیں" بوڑھے نے انہیں تفصیل سے بتلایا۔

مطلب یہ ہوا کہ چوکم اور ملکہ نے مل کر آپ کے خلاف سازش کی اور آپ سے اقتدار چھین کر آپ کو جلاوطن کر دیا۔ ملوسک نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی سمجھ لو" بوڑھے نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھئے بادشاہ چارم اس وقت ہم دونوں چوکم کے ستائے ہوئے ہیں ہم نے اس سے جہاز حاصل کرنا ہے اور آپ نے اقتدار، چونکہ ہمیں یہاں کے صحیح حالات کا علم نہیں آپ کو علم ہے



س لئے آپ ہمیں بتلائیں کہ ایسا کونسا طریقہ ہو سکتا ہے جس سے یہ کام ہو سکے۔ کام ہم کریں گے" چلوسک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو چلوسک تم بے حد ذہین مخلوق ہو۔ چوکم اور ملکہ سے جہاز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم انہیں کسی طرح اس آبادی سے باہر لے آؤ اور اس دوران عظیم چارم کی عظیم کتاب پر قبضہ کر لو۔ جب کتاب تمہارے قبضے میں آ جائیگی تو تم چارم کے حکمران بن جاؤ گے" بوڑھے نے اسے بتلایا۔

"مگر ہمیں تو معلوم نہیں کہ وہ عظیم کتاب کونسی ہے اور کہاں ہے اور اس پر قبضہ کیسے کیا جا سکتا ہے" چلوسک نے جواب دیا۔

"وہ عظیم کتاب ایک علیحدہ عمارت میں ہے اور اس پر چارمیوں کا زبردست پہرہ ہے آدام نے پہلی بار بات میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے" چلوسک نے جواب دیا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ تمہیں بتلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سکوں" آدام نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا"
"یہ بھی ٹھیک ہے اس طرح ہمیں آسانی
رہے گی" ملوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"بادشاہ چارم ایک بات تو بتلاؤ یہاں سے تھوڑی
دور بلبلے بن کر اٹھ رہے ہیں۔ یہ کہاں سے
بنتے ہیں اور کیسے بنتے ہیں" چلوسک نے پوچھا۔
یہاں سے تھوڑی دور بلبلوں کا ایک بہت بڑا
ذخیرہ ہے جب میں نے عظیم کتاب پڑھی تو اس
کرہ پر بلبلوں کا راج تھا ہر طرف بلبلے ہی بلبلے
تھے پھر میں نے ان بلبلوں پر قابو پایا اور
ان بلبلوں کی مدد سے عمارتیں بنائیں۔ ان
کے ذریعے سفر کرنا سیکھا اور اس طرح ہم
نے اپنی آبادی بنائی" بوڑھے نے جواب دیا۔
سب سے پہلے ہم وہ جگہ دیکھیں گے
جہاں یہ بلبلے بنتے ہیں" چلوسک نے کہا۔
ہاں دیکھ آؤ۔ آدام تمہیں وہ جگہ دکھا
دے گا۔ اور بلبلوں پر کنٹرول کرنا بھی
سکھا دے گا" بوڑھے نے جواب دیا۔



"آؤ آدام چلیں ہمیں وقت ضائع نہیں
کرنا چاہیئے" چلوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور
پھر چلوسک ملوسک اور آدام زمین سے باہر
نکل آئے اب ان کا رخ اس طرف تھا
جدھر سے وہ بلبلے نکل رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چوکم اور ملکہ چارم دونوں بلبلوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے ان کے سامنے ایک بے ڈھنگی سی مشین موجود تھی جس میں ایک سرخ رنگ کے بلبلے سے انہیں پورے ستارے کا منظر صاف نظر آرہا تھا اسوقت سرخ رنگ کے بلبلے پہ ایک چھوٹا سا بلبلہ صاف نظر آرہا تھا جو تیزی سے آبادی سے دور ہٹتا چلا جا رہا تھا۔

"تھوڑی دیر بعد یہ بلبلہ ببلم میں مل جائیگا



ہوسکتا ہے بلبلہ کیسے ختم ہوسکتا ہے یہ نئی بات ہے" چوکم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ہمارے کرہ پہ پہلی بار ہوا ہے کہ کوئی بلبلہ ختم ہوگیا اگر اسی طرح تمام بلبلے ختم ہو گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا" ملکہ نے بھی تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے یہ آدام کی شکل نظر آرہی ہے" چوکم ایکبار پھر حیرت سے اچھل پڑا۔

"ہاں واقعی یہ تو آدام ہے اوہ یہ تو ان دونوں کو بادشاہ کے پاس لے جارہا ہے" ملکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چارم کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"تم گھبراؤ نہیں ملکہ میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی ہے اور یہ عظیم کتاب ہمارے قبضے میں ہے اس لئے یہ کرۂ ارض کے انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" چوکم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر بادشاہ چارم نے بھی تو عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی ہوئی ہے وہ کہیں ان کرۂ ارض کے انسانوں کو غلط مشورہ نہ دیدے" ملکہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"تم گھبراؤ مت ملکہ چارم جاکر آرام کرو میں سب سنبھال لوں گا" چوکم نے۔ اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اندرونی طور پر وہ بھی گھبرایا ہوا ہے۔

"میں کیسے جاؤں میں سب کچھ دیکھ کر جاؤنگی" ملکہ نے جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ چوکم کوئی جواب دیتا چلوسک اور ملوسک زمین سے باہر نکلتے نظر آئے ان کے ساتھ آدام بھی تھا۔



"ارے ان کے ساتھ تو آدام بھی ہے" ملکہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں" چوکم نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ بغور ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھو ملکہ چارم کتنے بیوقوف ہیں یہ کرہ ارض کے انسان یہ بلبلم کی طرف جا رہے ہیں جہاں جاکر یہ اور آدام سب بلبلوں میں مل جائیں گے" چوکم نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بے حد بیوقوف ہیں مگر آدام تو سب کچھ جانتا ہے وہ کیوں ادھر جا رہا ہے کیا بادشاہ چارم نے اسے نہیں بتلایا کہ ادھر جاکر وہ خود بھی بلبلا بن جائے گا" ملکہ نے کہا

"یہ عظیم چارم کی کامیابی ہے کہ اس نے ہمارے دشمنوں کے دماغ خراب کردیے ہیں" چوکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بند کرو چوکم اسے، اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ ہم پر کوئی فتح نہیں پاسکتا۔ تم اس جہاز کے متعلق جاننے کی کوشش کرو میں جلد سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جلد کرہ ارض کی سیر کرنا چاہتی ہوں۔ عظیم چارم نے کہا اور پھر وہ خود اٹھ کر عمارت کے اس حصے کی طرف چلدی۔

اس کے جانے کے بعد چوکم نے ایک بلبلے پر انگلی سے ٹھوکر ماری اور وہ بلبلہ بھیلے بجھ سا گیا چوکم تیزی سے اس حصے سے نکل کر عمارت سے باہر آیا اور پھر ایک بلبلے پر بیٹھکر آبادی کے مشرق کی طرف جانے لگا کافی دور سرخ رنگ کے بلبلوں کی ایک چھوٹی سی عمارت علیحدہ کھڑی تھی اس عمارت کے گرد بے شمار چھپکلی نما انسان یوں ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے تھے کہ سوئی تک ان کے درمیان سے نہیں گذر سکتی تھی۔ چوکم عمارت سے تھوڑی دور بلبلے سے نیچے اتر آیا اور پھر اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر چھپکلی نما انسان پہلے اس کے سامنے سجدے میں گرے پھر انہوں نے سمٹ کر عمارت کا دروازہ چھوڑ دیا اور چوکم بڑے فخر سے سر اٹھائے عمارت کے اندر داخل ہوا۔



اندر ایک اور دروازہ تھا جو سبز رنگ کے بلبلوں کا بنا ہوا تھا۔ اور بند تھا چوکم اس دروازے کے سامنے جاکر زمین پہ لیٹکر اپنا سر تیزی سے رگڑنے لگا اس کے منہ سے الفاظ نکل رہے تھے "عظیم چارم، عظیم چارم، عظیم چارم مجھے اپنی کتاب سے کچھ حاصل کرنے کی اجازت دیدو" وہ بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا کافی دیر کے بعد سبز رنگ کے بلبلے یکے بعد دیگرے پھٹنے لگے۔ اور پھر دروازے کے درمیان سے اتنی جگہ بن گئی کہ چوکم باآسانی اس کے اندر داخل ہو سکتا۔

چوکم کے اندر داخل ہوتے ہی بلبلے دوبارہ اپنی جگہ پر قائم ہوگئے اور دروازہ بند ہوگیا اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بلبلوں کی ایک میز کے اوپر نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا بلبلہ موجود تھا اس بلبلے کے اندر روشنی کی لہریں کوند رہی تھیں روشنی اتنی تیز تھی جیسے ہزاروں بلب جل رہے ہوں۔

عظیم چارم کی عظیم کتاب مجھے کرہ ارض کے جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے متعلق علم چاہیئے" چوکم نے عاجزانہ لہجے میں اس بلبلے کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

کافی دیر تک روشنیاں چمکتی رہیں پھر روشنیاں یکدم ماند پڑ گئیں اور اس بلبلے کے اندر چلوسک طوسک کا جہاز نظر آنے لگا مگر جہاز بند تھا کافی دیر تک جہاز نظر آتا رہا مگر وہ کھلا نہیں پھر اچانک جہاز غائب ہوگیا اور روشنیاں دوبارہ چمکنے لگیں۔

"عظیم کتاب ابھی مجھے علم نہیں دینا چاہتی" چوکم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مایوسی کے عالم میں واپس مڑ گیا۔ سبز دروازے پر گرز مار کر اس نے اسے کھولا اور پھر ڈھیلے قدموں سے عمارت سے باہر آگیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب تک کرہ ارض کے انسان بلبلے میں شامل نہیں ہو جاتے اور ان کے بلبلے چارم میں نہیں پھیل جاتے۔ عظیم کتاب ان کا علم اسے منتقل نہیں کرے گی۔ اس لئے اسے سب سے پہلے کرہ ارض کے انسانوں کو ختم کرنا چاہیئے یہی سوچتا ہوا وہ دوبارہ ایک بلبلے میں بیٹھ کر واپس



شاہی عمارت کی طرف چل پڑا۔ شاہی عمارت میں ملکہ چوکم اس کے انتظار میں تھی۔

"کیا تمہیں جہاز کا علم مل گیا" ملکہ نے اس کے آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ملکہ جب تک کرہ ارض کے انسان بلبلہ میں شامل نہیں ہوتے عظیم کتاب ان کا علم مجھ تک منتقل نہیں کرے گی۔ چوکم نے جواب دیا اور ملکہ کے چہرے پر مایوسی امنڈ آئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چلوسک ملوسک اور آدام تینوں تیزی سے چلتے ہوئے بلبلم کی طرف بڑھتے چلے گئے جب وہ قریب گئے تو چلوسک ملوسک یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ وہاں مختلف رنگوں کے پانی کا ایک بہت بڑا سمندر تھا جس میں مختلف رنگوں کے بلبلے بن رہے تھے اور بن کر اوپر اٹھتے اور آبادی کی طرف بڑھتے چلے جاتے تھے جس جگہ بلبلے بن رہے تھے وہ اس سمندر کے بین وسط میں تھی بلبلے بڑی باقاعدگی سے بن رہے تھے زیادہ تر



سبز اور سرخ رنگ کے بلبلے بھی بن جاتے مگر وہ تعداد میں بے حد کم تھے۔

"یہ بلبلے کیسے بنتے ہیں" چلوسک نے آدام سے پوچھا

"عظیم چارم کے حکم سے جو اس کرہ کا اصل مالک ہے" آدام نے جواب دیا۔

"یہ بلبلے اگر بننے بند ہو جائیں تو کیا ہوگا؟" ملوسک نے پوچھا۔

اگر یہ بلبلے بند ہو جائیں تو کرہ چارم کی ترقی رک جائے گی نئی عمارتیں، سواریاں ختم ہو جائیں گی اور چارمیوں کو خوراک ملنی بند ہو جائیگی کیونکہ زرد رنگ کے بلبلے ہی چارمیوں کی خوراک ہے" آدام نے نیا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے مگر تم اور بادشاہ کو خوراک کے لئے بلبلے کہاں سے ملتے ہیں" ملوسک نے پوچھا

روزانہ ایک ایک بلبلا ہمارے پاس کھانے کیلئے آتا ہے" آدام نے جواب دیا۔

"یہ پانی کس قسم کا ہے؟" ملوسک نے اچانک جھک کر پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ارے ارے ٹھہرو اس طرح اس میں ہاتھ مت ڈالو" چلوسک نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ملوسک کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر اس کے ہاتھ کے اچانک دھکا لگنے سے ملوسک کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے سر کے بل مختلف رنگوں کے سمندر میں گر پڑا۔

"بچاؤ بچاؤ" ملوسک نے گھبرا کر چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈوبتا چلا گیا۔

"ملوسک ملوسک" چلوسک نے بھائی کو ڈوبتے دیکھا تو بے اختیار اس عجیب و غریب سمندر میں کود پڑا اور پھر چند لمحوں تک ہاتھ پیر مارنے کے بعد وہ بھی سمندر کی تہہ میں ڈوبتا چلا گیا۔ انہیں اس طرح بلبلم میں غرق ہوتا دیکھ کر آرام کے چہرے پر زبردست مایوسی امنڈ آئی اور وہ چند لمحے تک اس سمندر کو دیکھنے کے بعد خاموشی سے واپس پلٹ گیا کیونکہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ کروارض کے دونوں انسان بلبلم میں فنا ہو گئے ہیں۔

ادھر ملوسک جیسے ہی سمندر کی تہہ میں اترا



وہ اترتا ہی چلا گیا حیرت انگیز بات یہ تھی کہ سمندر کی تہہ میں جانے کے باوجود نہ ہی اس کا سانس رکا تھا اور نہ ہی وہ عجیب و غریب سیال اس کی آنکھوں اور منہ میں گھس رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس سمندر کی مچھلی ہو وہ بڑے اطمینان سے سمندر میں تیر رہا تھا اور پھر اسے دور چلوسک بھی تیرتا ہوا نظر آگیا ادھر شاید چلوسک نے بھی اسے دیکھ لیا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آپس میں مل گئے پھر ان دونوں نے اوپر اٹھنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود، وہ خود بخود اس عجیب و غریب سمندر کی تہہ کی طرف کھنچتے چلے جا رہے تھے۔ پھر انہیں دور سے ہی وہ جگہ بھی نظر آگئی جہاں سے بلبلے اٹھ اٹھ کر سطح کی طرف جا رہے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ انکا رخ بھی ادھر ہی ہے۔

"اب کیا ہوگا" اچانک ملوسک کی آواز چلوسک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے کانوں میں پڑی اور وہ چونک پڑا۔
"کیا ہم یہاں بول بھی سکتے ہیں۔" چلوسک نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اسے خودبخود اپنے سوال کا جواب بھی مل گیا کیونکہ وہ بڑے آرام سے بول رہا تھا۔ اور یہ عجیب و غریب پانی اس کے حلق میں بھی نہیں جا رہا تھا۔
"بڑا عجیب سمندر ہے یہ بھی، نہ ہی ہمارا سانس گھٹ رہا ہے اور نہ آنکھیں بند ہو رہی ہیں اور نہ ہی بولتے وقت کوئی چیز ہمارے حلق میں جاتی ہے" ملوسک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں ملوسک ہم اپنی دنیا میں تو نہیں، ظاہر ہے یہاں کی ہر چیز عجیب ہوگی" چلوسک نے جواب دیا۔ مگر اس کی نظریں ادھر ہی جمی ہوئی تھیں جہاں سے بلبلے اٹھ رہے تھے۔ اب وہ دونوں اس جگہ کے بے حد قریب پہنچ گئے تھے۔
"یہاں یہ بلبلے کیسے بن رہے ہوں گے" ملوسک نے ایکبار پھر سوال کیا۔
"میرے خیال میں یہاں سمندر کے نیچے سے



ہوا اندر داخل ہو رہی ہے جس کی وجہ سے بلبلے بن رہے ہیں۔" چلوسک نے جواب دیا۔
اور پھر وہ دونوں اس جگہ کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ عین اس جگہ جہاں سے رنگ برنگے بلبلے مسلسل نکل کر اٹھ رہے تھے ایک کافی بڑی چٹان نما کوئی چیز پڑی تھی جس میں مختلف سائز کے سوراخ تھے۔ ان سوراخوں میں سے بلبلے باہر نکل رہے تھے
"یہ کیا چیز ہے" ملوسک نے حیران ہو کر اس چٹان نما چیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہ تو مجھے [illegible] نما کوئی چیز لگتی ہے" چلوسک نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔
ملوسک بھی آگے بڑھا اور وہ دونوں اس کے گرد رک گئے اور بغور اسے دیکھنے لگے چلوسک نے ڈرتے ڈرتے اپنی انگلی اس طرف بڑھائی اور پھر جیسے ہی اس کی انگلی اس چٹان نما چیز سے لگی چلوسک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بجلی کی تیز لہر دوڑ گئی ہو۔ وہ جھٹکا کھا کر دور جا گرا اور دوسرے لمحے چلوسک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پریشانی کے عالم میں چیخ پڑا کیونکہ اس نے
دیکھا تھا کہ چٹان میں سے ایک سرخ رنگ کا
بلبلہ نکل کر تیزی سے چلوسک کی طرف بڑھا
اور دوسرے لمحے چلوسک اس بلبلے میں پٹ
سا گیا تھا۔ اب وہ نظر بھی نہیں آرہا تھا
اور وہ سرخ رنگ کا بلبلہ چلوسک کو اپنی
لپیٹ میں لیتا ہوا تیزی سے اوپر اٹھتا چلا
گیا ملوسک نے اسے پکڑنا چاہا مگر ملوسک
اٹھ ہی نہ سکا۔ اس سمندر کی یہ صفت عجیب و
غریب تھی کہ اس میں سے صرف بلبلہ ہی اوپر
اٹھ سکتا تھا جب چلوسک والا بلبلہ غائب اوپر
نکل گیا تو ملوسک نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور
اپنی انگلی پوری قوت سے اس چٹان میں گھسیڑ
دی واقعی وہ اسفنج قسم کی کوئی چیز تھی۔
ملوسک کو بھی ایک زور دار جھٹکا لگا اور
اسی طرح ایک سرخ رنگ کا بلبلہ ایک سوراخ
سے نکل کر اس پر چھا گیا۔ چلوسک نے
دیکھا کہ اب وہ بلبلے کے اندر قید ہے اور
اب وہ اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا



مگر وہ بڑی آسانی سے باہر سمندر کو دیکھ
رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کی سطح سے
نکل کر فضا میں بلند ہوگیا اور اب اسکا رخ
آبادی کی طرف تھا ملوسک سوچ رہا تھا کہ نجانے
چلوسک کہاں پہنچ گیا ہوگا اور اب وہ دونوں کیسے
مل سکیں گے مگر چونکہ اس سمندر سے باہر نکلنے کا
اور کوئی ذریعہ نہیں تھا اس لئے وہ خاموش رہا
تھوڑی دیر بعد ملوسک کا بلبلہ آبادی کے اوپر پہنچ
گیا مگر وہ ابھی تیزی سے آگے ہی بڑھتا چلا
جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد ملوسک نے دیکھا کہ اسکا
بلبلہ عین عمارتوں کے اوپر پہنچ گیا ہے جہاں چوکم
اور ملکہ چارم رہتے تھے بلبلہ وہاں پہنچکر آہستہ آہستہ
نیچے اترا اور پھر عمارت کے دروازے پر پہنچ کر
وہ اچانک پھٹ گیا اور ملوسک باہر زمین پر آپڑا
جیسے ہی وہ زمین پر گرا اچانک چاروں طرف سے
پھپکی نما انسان اُمڈ پڑے اور انہوں نے ملوسک کو
مضبوطی سے پکڑ لیا ملوسک نے اپنے آپکو چھڑانے
کی بے حد کوشش کی مگر وہ تعداد میں زیادہ تھے اور
پھر ان کی گرفت بھی مضبوط تھی اسلئے ملوسک بے بس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سا ہوکر رہ گیا۔ چھپکلی نما انسان اسے ہاتھوں میں پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس شاہی عمارت کے قریب موجود سرخ رنگ کی چھوٹی سی عمارت کی طرف لے چلے اس عمارت کے دروازے میں داخل ہو کر وہ اسے ایک کونے میں لے گئے پھر ان میں سے ایک نے وہاں بلبلوں کے بنے ہوئے دروازے پر انگلی سے ٹھوکر ماری دروازے کے بلبلے ایک طرف ہٹتے چلے گئے اور وہاں دروازہ سا بن گیا اور چھپکلی نما انسانوں نے اسے اس دروازے کے اندر پھینک دیا اسے اندر پھینکتے ہی بلبلے دوبارہ اپنی جگہ جم گئے۔

ملوسک جیسے ہی اندر گرا اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ بلبلوں کے ڈھیر پر جاگرا ہو۔

"ملوسک تم" اچانک چلوسک کی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور وہ چونک کر اٹھا۔ اور اب اسے تمام منظر صاف نظر آنے لگ گیا تھا یہ بلبلوں کا بنا ہوا چھوٹا سا کمرہ تھا جسکا فرش بھی بلبلوں کا بنا ہوا تھا اور اسکے ایک کونے میں چلوسک بیٹھا ہوا تھا۔ ملوسک۔ بڑے اطمینان سے بلبلوں



پر چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ ہمارے ساتھ کیا ہورہا ہے" ملوسک نے بڑے پریشان لہجے میں کہا۔

خود میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم کس چکر میں پڑگئے ہیں" چلوسک نے مایوس لہجے میں جواب دیا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں جارحانہ قدم اٹھانا پڑیگا تب ہی یہاں سے جان چھٹے گی" ملوسک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا جارحانہ قدم اٹھائیں، غیر ستارہ ہے، غیر جگہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتی" چلوسک نے جواب دیا۔

ہم نے خود ہی کوئی قدم نہیں اٹھایا چلوسک۔ ایسا کریں کہ اب ہم اپنے پستولوں کا بے دریغ استعمال کریں جو سامنے آئے اسے ختم کردیں دیکھا جائے گا۔" ملوسک نے جیب سے پستول نکالتے ہوئے کہا

"ہم یہاں سے نکلیں گے تو پستول بھی استعمال کریں گے۔ یہ بلبلے تو پتھر کی طرح سخت ہیں میں نے بے حد کوشش کی مگر بے سود، حتیٰ کہ میں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پستول بھی چلایا مگر نجانے یہ بلبلے کیسے ہیں
کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا" چلوسک نے
اسے بتلایا اس کی بات سن کر ملوسک بھی مایوس
ہو گیا کیونکہ اسے اپنے پستول پر بیحد بھروسہ تھا
"پھر کیا تمام عمر ہم یہاں پڑے رہیں گے"
ملوسک نے بھائی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔
"کوئی ترکیب سوچو اب ہمیں عقل استعمال کرنی
پڑیگی تب ہی کوئی بات بنے گی" چلوسک نے کہا
اور پھر وہ دونوں تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو
کر بیٹھ گئے۔
"چلوسک ایسا کرتے ہیں کہ چوکم سے صلح کرلیں
اور اسے اور ملکہ کو اپنے ساتھ جہاز میں بٹھاکر
لے چلتے ہیں ستارے سے باہر نکل کر کسی
ترکیب سے ہم انہیں باہر پھینک دینگے" ملوسک
نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
نہیں ملوسک چوکم بے حد عقل مند ہے جہاز کے
اندر جاکر وہ اس کے چلانے کا طریقہ سمجھ لیگا
اور ہو سکتا ہے بعد میں ہمیں ہی نقصان پہنچا
دے۔ ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔" چلوسک



نے جواب دیا۔
"پھر آخر کیا کریں" ملوسک نے جھنجھلا کر کہا۔
"ایسا کرتے ہیں پہلے چوکم کو بلاکر کسی طرح
اس کمرے سے باہر نکلتے ہیں پھر کوئی کوشش
کریں گے" چلوسک نے کہا۔
"مگر اسے بلائیں کیسے" ملوسک نے کہا۔
"ہاں یہ بھی مسئلہ ہے" چلوسک نے کہا اور پھر
وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ ابھی وہ ٹہل
ہی رہا تھا کہ اچانک دروازے کے بلبلے ہٹنے لگے
اور پھر چھپکلی نما انسان اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے
ہاتھوں میں سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے بلبلے پکڑے
ہوئے تھے انہوں نے وہ سبز رنگ کے بلبلے ان
کے سامنے رکھے اور پھر ہاتھوں سے اشارہ کرکے
کہنے لگے کہ انہیں کھالو۔ ملوسک نے ایک سبز
بلبلے کی طرف ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اچانک چلوسک
نے جیب سے پستول نکالا اور دوسرے لمحے اس
نے اس کا رخ ان کی طرف کرکے ٹن
دبا دیا۔ پستول میں سے تیز شعاع نکل کر دونوں
چھپکلی نما انسانوں پر پڑی اور وہ دونوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گر کر تڑپنے لگے۔

"آؤ ملوسک دروازہ کھلا ہے بھاگ نکلیں" چلوسک نے ان دونوں کے گرتے ہی ملوسک سے کہا اور پھر وہ دروازہ کی طرف بھاگ پڑا ملوسک نے بھی اس کی پیروی کی مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتے دروازے کے سوراخ میں بلبلے دوبارہ جمع ہونے شروع ہوگئے۔ چلوسک اور ملوسک دیوانہ وار ان بلبلوں سے ٹکرائے اور پوری قوت سے انہیں دھکیلتے دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ چلوسک تو ہاتھ پیر مارتا دروازے سے باہر پہنچ جانے میں کامیاب ہوگیا البتہ دوسرے لمحے ملوسک کی چیخوں نے گرہ سر پہ اٹھالیا کیونکہ ملوسک ان بلبلوں کے درمیان بری طرح پھنس گیا تھا۔ اسکا اگلا دھڑ باہر کی طرف تھا اور ٹانگیں ابھی دوسری طرف تھیں کہ بلبلے تیزی سے ایک دوسرے پر جمتے جا رہے تھے اور ملوسک کے منہ سے اس طرح بے اختیار چیخیں نکل رہی تھی جیسے وہ زندہ کسی دیوار میں چنا جا رہا ہو۔

چلوسک بھائی کی چیخیں سن کر بری طرح اچھلا



اور پھر اس نے ملوسک کا بازو پکڑ کر اسے تیزی سے باہر گھسیٹنا شروع کردیا۔ ملوسک بری طرح چیخ رہا تھا۔ اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پر وزن پڑتا جارہا ہو اور وہ عنقریب ان بلبلوں میں پچک کر رہ جائے گا۔ مگر چلوسک کے دیوانہ وار زور لگانے سے وہ انچ انچ باہر کھسکتا آرہا تھا مگر جتنی تیزی سے وہ انچ انچ باہر کھسکتا آرہا تھا مگر جتنی تیزی سے بلبلے اپنی جگہوں پر جمتے جارہے تھے۔ اسے دیکھتے ہوئے چلوسک کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ملوسک کو باہر نہیں نکال سکے گا اب ملوسک کا چہرہ بگڑنے لگا تھا اور اسکا دم بھی گھٹنے لگ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ملوسک جلدہی دم توڑ دے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چوکم اور ملکہ چارم دونوں ایک کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بلبلا P دھماکے سے پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ ملکہ عظیم چارم کی عظیم کتاب نے ہمیں بلایا ہے ضرور کوئی خاص بات ہوگئی ہے" چوکم نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں بلبلوں کی بنی ہوئی بے ڈھنگی سی مشینیں موجود تھیں۔ سرخ رنگ کے بلبلے میں انہیں جب ایک منظر نظر آیا تو



چلوسک اور ملوسک دونوں سمندر میں گر پڑے ہیں اور اب تیرتے ہوئے تہہ کی طرف جا رہے ہیں عظیم چارم نے آخرکار ان پر فتح پالی۔ بلبلم میں داخل ہونے کے بعد اب یہ عظیم چارم کے قبضے میں آگئے ہیں" چوکم نے مسرت سے پر لہجے میں کہا۔

"ہاں چوکم انہوں نے اب تک کوئی بلبلہ نہیں کھایا تھا اور نہ ہی یہ بلبلم میں داخل ہوئے تھے اس لئے عظیم چارم کے قبضے میں نہیں آئے تھے مگر اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے" ملکہ چارم کے لہجے میں بھی بے پناہ خوشی تھی۔

اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں اس اسفنج نما چٹان کے پاس پہنچے پھر ان کے سامنے ہی وہ بلبلوں میں تبدیل ہوئے اور سمندر سے نکل کر آبادی کی طرف آنے لگے۔

"اب ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عظیم چارم خود بخود ان سے نپٹ لے گا" چوکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی وہ خاموشی سے کھڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس سرخ رنگ کے بلبلے میں سب منظر دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب منظر بدلا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ دونوں بلبلوں کے قید خانے میں موجود ہیں۔

"اب یہ یہاں سے نہیں نکل سکتے"۔ چوکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب عظیم چارم ان کا علم ان سے حاصل کر کے ہمیں منتقل کر دے گا اور پھر ہم جہاز پر کروارض کی سیر کو چلیں گے" اس چھپکلی نما ملکہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"دیکھو دیکھو عظیم چارم کے دو محافظ سبز بلبلے لئے اندر داخل ہوتے ہیں جیسے ہی یہ بلبلے کھائیں گے ان کا علم عظیم چارم کو منتقل ہو جائے گا" چوکم نے ملکہ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا ہوا" اچانک چوکم کے ساتھ ساتھ ملکہ بھی خوفزدہ ہو کر اچھل پڑی کیونکہ چلوسک کے ہاتھ سے دو لہریں نکلیں اور دونوں



محافظ مردہ ہو کر نیچے آگرے تھے اور وہ دونوں دروازہ پار کرنے لگے۔

"یہ بھاگ رہے ہیں مجھے فوراً وہاں پہنچنا چاہیئے" چوکم نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر ایک بلبلے میں بیٹھ کر تیزی سے اس عمارت کی طرف جانے لگا۔ جہاں یہ دونوں دروازے سے نکلنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس سے پہلے کہ ملوسک کا دم گھٹ جاتا اور وہ دیوار میں ہی پھنس کر مر جاتا اچانک بلبلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے اور چلوسک نے پوری قوت سے ملوسک کو باہر کھینچ لیا پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ بلبلے اندر موجود دونوں محافظوں نے ہٹائے تھے۔

چند لمحوں تک کو ملوسک کو ہوش نہیں آیا بلبلے تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے اور پھر دونوں محافظ اچھل کر اس سوراخ سے باہر آگئے باہر آتے ہی وہ دونوں ان کی طرف لپکے مگر چلوسک



شاید فائروں سے وہ کچھ دیر کے لئے بیہوش ہو جاتے تھے ورنہ اگر وہ مرجاتے تو ظاہر ہے دوبارہ باہر کیسے آتے ویسے اس بیہوشی نے ملوسک کو بچا لیا تھا اگر محافظ مرچکے ہوتے تو ظاہر ہے ملوسک بلبلوں کی دیوار میں ہی دب کر مرچکا ہوتا محافظوں کے بیہوش ہوتے ہی چلوسک نے تیزی سے ملوسک کو جھنجھوڑنا شروع کردیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ مزید چھپکلی نما انسان وہاں نہ آ جائیں ملوسک کے اوسان جلدہی بحال ہوگئے اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس عمارت سے باہر بھاگے ابھی وہ دروازے سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک بلبلہ ان کے قریب آکر رکا اور اس میں سے چوکم باہر نکلا۔ چوکم انہیں پکڑنے کے لئے دوڑا۔

"بھاگو ملوسک اس کے ارادے خطرناک ہیں۔" چلوسک نے ملوسک کا بازو پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور وہ دونوں بے تحاشہ اس کے الٹے رخ دوڑ پڑے۔ ادھر چوکم نے نجانے کیا اشارہ کیا تھا کہ چاروں طرف سے چھپکلی نما انسان ان کی طرف بھاگ پڑے

اب وہ دونوں ایسے بھاگ رہے تھے۔ جیسے وہ خرگوش شکاری کتوں سے بچنے کے لئے بھاگ رہے ہوں۔ کبھی اِدھر، کبھی اُدھر مگر چھپکلی نما انسانوں کا گھیرا ان کے گرد آہستہ آہستہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک ایسی عمارت کی طرف جا نکلے جو گہرے سرخ رنگ کے بلبلوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کے گرد چھپکلی نما انسانوں نے دائرہ بنایا ہوا تھا بھاگتے بھاگتے چلوسک نے اچانک چھلانگ لگائی اور وہ ان چھپکلی نما انسانوں کے سر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ مگر وہ دائرے میں کھڑے چھپکلی نما انسان بدستور کھڑے رہے ان میں قطعاً کوئی ہلچل نہ ہوئی البتہ ان کے قریب آکر دوسرے چھپکلی نما انسان رک گئے تھے ملوسک جو تھوڑی دور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا



تھا اس نے جب یہ منظر دیکھا تو اسنے بھی بھائی کی تقلید میں چھلانگ لگائی چونکہ وہ بھی ہلکا پھلکا سا تھا اس لئے وہ بھی باآسانی وہ قطار پھلانگ گیا اس طرح اب وہ وقتی طور پر اپنے پیچھے دوڑنے والے چھپکلی نما انسانوں سے بچ گئے۔

"ملوسک ادھر عمارت کے اندر آجاؤ یہ عمارت شاید کوئی مقدس عمارت ہے اسلئے یہ چھپکلیاں اندر نہیں آرہیں" چلوسک نے کہا اور پھر جیسے ہی ملوسک اس کے قریب پہنچا وہ اس کا ہاتھ پکڑے عمارت کے اندر داخل ہوگیا اندر سبز رنگ کے بلبلوں کا مضبوط دروازہ نظر آرہا تھا۔

"اب یہ دروازہ کیسے کھلے گا" ملوسک نے پریشان ہوکر پوچھا۔

"ٹھہرو میں ایک ترکیب لڑاتا ہوں" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر انگلی سے ایک بلبلے پر ٹھوکر ماری اس کے ٹھوکر مارتے ہی اچانک بلبلوں میں ہل چل سی پیدا ہوئی۔ اور بلبلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے جیسے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہاں اندر جانے کا سوراخ پیدا ہوا وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے کیونکہ سامنے بلبلوں کی بنی ہوئی میز پر نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا بلبلہ موجود تھا جس میں بے پناہ روشنیاں پیدا ہو رہی تھیں ابھی وہ اس بلبلے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک چوکم اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر وہ اس بلبلے کے سامنے جاکر بے اختیار جھک گیا اور تیز لہجے میں کہنے لگا

"عظیم چارم کی عظیم کتاب کے ارض سکہ یہ انسان تیرے سامنے موجود ہیں انہیں بلبلم میں دھکیل دو اور ان کا علم مجھے منتقل کردو"

ہوں تو یہ ہے وہ عظیم کتاب" چلوسک موسک دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اب وہ زیادہ اشتیاق سے اس بلبلے کو دیکھنے لگے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے بلبلے کے اندر ہزاروں بلب جل رہے تھے۔ جیسے ہی چوکم کا فقرہ مکمل ہوا روشنی کی لہروں میں تیزی آ گئی پھر یکدم ماند پڑ گئی اور اس بلبلے کے اندر



ان کا جہاز نظر آنے لگا دوسرے لمحے چلوسک اور موسک کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کا ذہن کسی نامعلوم گرفت میں آتا جا رہا ہو۔ اور چند لمحوں بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن میں جہاز کے متعلق معلومات ابل رہی ہوں اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ جہاز کا دروازہ کھلنا شروع ہو گیا اور اندر سے مشینری نظر آنے لگ گئی۔

"عظیم چارم زندہ باد مجھے دروازہ کھولنے کا حکم ہوگیا بے اختیار چوکم کے منہ سے نکلا۔

اور اس کے ساتھ ہی چلوسک اور موسک دونوں کو جھٹکا لگا انہیں معلوم ہوگیا کہ جہاز کے متعلق ان کا علم اس بلبلے کی معرفت چوکم کے ذہن میں منتقل ہو رہا تھا ان دونوں کو جیسے ہی احساس ہوا انہوں نے اپنے ذہن کو پراسرار گرفت سے چھڑانے کے لئے سر کو بار بار جھٹکا اور ادھر بلبلے کی روشنیوں میں چمک بڑھتی گئی جیسے وہ ان کے ذہنوں کو گرفت میں لینے کی بھرپور کوشش کر رہا ہو۔ اچانک موسک نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



زور سے اپنے سر کو جھٹکا اور اسکا ہاتھ تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے بڑے بلبلے پر پستول کا فائر کر دیا۔ پستول سے سبز رنگ کی تیز لہر نکل کر اس بلبلے پر پڑی۔ اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتے چلے جا رہے ہوں پھر پے در پے دھماکے شروع ہوگئے اور پورے کرہ چاند میں کہرام مچ گیا ہر طرف بلبلے ہی بلبلے اڑنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب ان دونوں کے پیروں نے زمین کو چھوا اور ان کے ہوش حواس درست ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کرہ چاند کی کل عمارتیں جو بلبلوں سے بنی ہوئی تھیں دھماکوں سے اڑ گئی تھیں اور تمام بلبلے آسمان پر اڑنے لگے تھے۔ اور چھپکلی نما انسان ہر طرف زمین پر یوں چت پڑے ہوئے تھے جیسے مر گئے ہوں پھر دور انہیں اپنا جہاز بھی بلبلوں کے جھرمٹ میں کھڑا نظر آنے لگ گیا۔

"چلو جہاز کی طرف دوڑو" چوسک نے لوسک



کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بے تحاشا جہاز کی طرف دوڑنے لگے ابھی وہ جہاز تک نہیں پہنچے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ بلبلے دوبارہ عمارتوں کی شکل میں قائم ہونے لگ گئے تھے۔ اور مردہ چھپکلی نما انسانوں میں حرکت پیدا ہونے لگ گئی تھی۔

"یہ دوبارہ زندہ ہو رہے ہیں اور تیز بھاگو" چوسک نے کہا اور وہ دونوں اور زیادہ تیز بھاگنے لگے جلد ہی وہ جہاز کے قریب پہنچ گئے چوسک نے پھرتی سے اس کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اچھل کر اندر جا گرے۔ اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

"جلدی اڑاؤ جہاز" لوسک نے ہانپتے ہوئے کہا عمارتیں بن گئی ہیں اور چھپکلی نما انسان زندہ ہو گئے ہیں۔

"ارے جلدی کرو وہ دیکھو چرکم انتہائی تیزی سے ہماری طرف بڑھتا چلا آرہا ہے" لوسک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے لوسک نے ایک بٹن دبا دیا۔ جہاز کی مشینری میں زندگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی لہر دوڑ گئی اور وہ تیزی سے اوپر اٹھنے لگا۔ چلوسک نے انتہائی تیز رفتاری کا بٹن دبا دیا اور چند لمحوں بعد کرۂ چارم کی آبادی تیزی سے ان کی نظروں سے غائب ہوگئی اور وہ سرخ رنگ کی دھند میں سفر کرنے لگے تھوڑی دیر بعد دھند بھی غائب ہو گئی اور وہ خلا میں داخل ہو گئے۔ چلوسک نے جہاز کی منزل کا تعین کرنے والا ڈائل گھمایا اور جہاز کا رخ چاند کی طرف ہوگیا۔

خدا کی پناہ بال بال بچے ہیں تو عجیب غریب ستارہ ہے" چلوسک نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرے خیال میں وہ نیلے رنگ کا بلبلہ تمام ستارے کو کنٹرول کرتا تھا فائر کرنے سے وہ وقتی طور پر ناکارہ ہو گیا اور تمام نظام درہم برہم ہوگیا مگر جلد ہی وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور نظام دوبارہ شروع ہوگیا۔ مگر اسی وقفے نے ہمیں بچا لیا" ملوسک نے خیال ظاہر کیا اور چلوسک نے تائید میں سر ہلا دیا۔



میرے خیال میں اب کرہ ارض کی طرف [redacted] ڈیڈی انتظار میں ہوں گے" تھوڑی دیر کے ملوسک نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں ملوسک اب دیر تو ہو ہی گئی ہے کیوں نہ چاند کی سیر کر آئیں ورنہ پھر ڈیڈی نے ہمیں جہاز کے قریب نہیں پھٹکنے دینا" چلوسک نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے" ملوسک نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں چاند تو ویران ہے بس ذرا دیر وہاں ٹھہر گئے پھر واپس آ جائیں گے" چلوسک نے جواب دیا اور ملوسک نے سر ہلا دیا۔ اب وہ دونوں سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر اطمینان سے خلا میں سیر کر رہے تھے۔ اور سکرین پر چاند تیزی سے نزدیک آتا جا رہا تھا۔ مگر چند لمحوں بعد کو اچانک جھٹکا لگا اور وہ دونوں چونک پڑے۔

ارے ارے اس کا رخ پھر بدل گیا" ملوسک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب یہ بائیں طرف جا رہا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس ستارے کی طرف یہ سبز رنگ کا ستارہ"
چلوسک نے کہا۔
"اللہ پناہ نجانے اب کیا ہوگا" ملوسک نے بے اختیار کہا۔ چلوسک نے جہاز کا رخ بدلنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود، جہاز تیزی سے اس سبز ستارے کی طرف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ نامعلوم سبز ستارے کی طرف اور چلوسک ملوسک دونوں کے چہروں پر شدید تشویش کے آثار تھے مگر وہ مجبور تھے کیونکہ وہ جہاز کا رخ بدلنے میں ناکام ہوگئے تھے۔

ختم شد


بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ خوبصورت ناول

# چلوسک ملوسک

## سبز ستارے میں

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

- چلوسک ملوسک پراسرار خلائی سیاح ——
- چلوسک ملوسک ایک ایسے سیارے پر جہاں دن کو رات اور رات کو دن ہوتا ہے
- چلوسک ملوسک عجیب و غریب دنیا میں جہاں انسان کا فولاد بنتے اور منے بنتے ہیں
- چلوسک ملوسک کی دلچسپ شرارتیں جن سے بیارے کے انسان انکے دشمن بن گئے
- کیا سبز دنیا کے انسان چلوسک ملوسک پر قابو پا سکے یا نہیں ؟
- چلوسک ملوسک کا انجام کیا ہوا ؟

ایک ایسا حیرت انگیز، دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول جسے بچے ایکبار پڑھ کر بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے

ناشران

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان